عابد مسعود ڈوگر

پرویز مشرف کا خطاب اور حکومتی کارکردگی

صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے اوکاڑہ میں ہفتہ ۲۹ر جنوری ۲۰۰۵ء کو ایک جلسہ عام میں خطاب کرتے ہوئے کہا:

''اسلام اعتدال پسند مذہب ہے اس میں انتہا پسندی کی گنجائش نہیں ۔ مذہبی رہنما یکجہتی لائیں ،نفرتیں مت پھیلائیں ۔مساجد مدرسوں کو نفرتیں پھیلانے کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے ، بلکہ عوام کو آگے بڑھ کر انتہا پسند عزائم رکھنے والے عناصر کو سختی سے کچلنے میں حکومت کے ہاتھ مضبوط کرنے چاہیں کیونکہ یہ لوگ ملک کی خوشحالی اور امن کے دشمن ہیں جنہیں کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا ۔ پاکستان بھیک مانگنے والا ملک ہے اور نہ ہی کشکول اٹھا کر پھرنے والا بلکہ موجودہ حکومت نے معیشت کی مضبوطی کی بنیاد اس طرح ڈالی ہے کہ ملک اپنے پاؤں پر کھڑا ہوگیا ہے اور جلد وہ وقت آنے والا ہے جب یہ ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہونے کی صلاحیت حاصل کرلے گا ۔ یہ سیاسی الفاظ نہیں بلکہ اب پوری دنیا یہ کہتی ہے کہ یہ وہ پاکستان ہے جو اب ڈوب نہیں رہا۔ دوسرے ممالک ہم سے مشورہ لیتے ہیں ۔موجودہ حکومت کی مالی پالیسیوں کے نتیجے میں پاکستان امت مسلمہ کی قیادت کرنے کے اہل ہے ۔'' (روزنامہ اسلام ۳۰ر جنوری ۲۰۰۵ء) صدر مملکت نے اوکاڑہ کے ساتھ اپنے تعلق کا خصوصی طور پر ذکر کیا اور کہا کہ :''۱۹۶۱ء میں وہ اوکاڑہ میں کوٹ باری کے مقام پر ۶ دن تک مقیم رہے ۔اوکاڑہ کی نہر وہ ایک سے زائد دفعہ پیرا کی کے ذریعے کراس کر چکے ہیں ۔'' وغیرہ وغیرہ ۔اس سے پہلے کہ ہم صدر صاحب کی تقریر پر اپنا تبصرہ قارئین کی خدمت میں پیش کریں یہ ضروری ہے کہ اوکاڑہ میں صدر مملکت کے قیام اور احباب کا کچھ ذکر کر دیا جائے تا کہ اندازہ ہو سکے کہ پاکستان کے حساس ترین ادارے کے سربراہ کے ذاتی تعلقات کس نوعیت کے ہیں اور وہ کیوں بات بات پہ مولویوں کو کوسنے دیتے رہتے ہیں ۔ ہمارے سامنے ۳۱ر جنوری ۲۰۰۵ء کا روزنامہ ''اسلام'' ہے ۔اس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا کا بیان ہے جو ہم من وعن درج کرتے ہیں تا کہ قارئین کو صورتحال کا بخوبی اندازہ ہو سکے ۔

آپ نے فرمایا: ''کوٹ باری میں صدر کا قیام ریکارڈ درست کرنے کے لیے وضاحت ضروری ہے ۔صدر مملکت مسٹر عبدالباری معروف قادیانی لیڈر' جماعت احمد یہ ساہیوال کے سابق صدر' کے مہمان تھے'' (کوٹ باری میں انہی کا زرعی فارم ہے ۔ ۵ر فروری ۲۰۰۵ء کو صدر اپنے ذاتی دوست مسٹر عبدالباری کے فرزند کی دعوتِ ولیمہ میں بھی لاہور میں شریک ہوئے)اس سے صدر کے قادیانیوں کے ساتھ مراسم کا پتہ چلتا ہے۔

ابھی حال ہی میں امریکہ کے دورے کے دوران بھی صدر مملکت' معروف قادیانی ڈاکٹر اور صدر بش کے مشیر کے ہاں ایک تقریب میں شرکت کر چکے ہیں ۔جس میں شرکاء کی اکثریت قادیانیوں سے تعلق رکھتی تھی ۔امریکہ کے دورے کے دوران صدر صاحب نے مذکورہ بالا جس تقریب میں شرکت کی اس کا خطرناک احوال ملک کے معروف اخبارات اور رسائل

میں چھپ چکا ہے۔ مذکورہ ڈاکٹر مبشر کی اہلیہ سعدیہ چودھری پنجاب حکومت کی مشیر تعلیم ہیں۔ ڈاکٹر موصوف چودھری شجاعت سمیت کئی اہم شخصیات کے معالج ہیں اور ذاتی دوست بھی۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ تو ایک ایشو ہے۔ ان تعلقات نے نہ جانے کہاں کہاں اور کیا کیا گل کھلائے ہیں۔ یہ تو جبر کی فضا جب ختم ہوگی تب شاید پتہ چل سکے۔ ہم نے کہاں کہاں کیا کیا کچھ کھویا ہے:

آج مجبور ہیں حالات کی سختی سے سبھی
وقت آئے گا تو مجبوروں کا ڈر ٹوٹے گا

ایوب خان گئے تو ان کا بظاہر ۱۰ سالہ دورِ استحکام تحریک پاکستان کے ہراول دستے بنگال کے مسلمانوں کو ہم سے کتنا دور کر گیا۔ یہ یحییٰ خان کے دور میں ہمیں پتہ چلا۔ ضیاءالحق کا مارشل لاء قوم کو مذہبی اور لسانی بنیادوں پر جس حد تک تقسیم کر گیا اس کا خمیازہ ہم آج تک بدامنی کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔ آنجناب جب پردہ فرمائیں گے تو زندہ رہنے والوں کو دھیرے دھیرے پتہ چلے گا کہ کیا کچھ اب ہمارے پاس نہیں رہا۔ جناب والا آپ کے کان میں یہ کس نے پھونک ماردی کہ مساجد اور مدارس انتہا پسندی اور منافرت کی آماجگاہ ہیں۔ آپ نے جب اقتدار سنبھالا تو کمال اتاترک کو اپنا آئیڈیل قرار دیا۔ اس کی وجہ جہاں تک ہم سمجھ پائے ہیں وہ یہ ہے کہ جناب سکول کے زمانے میں کچھ عرصہ ترکی میں مقیم رہے۔ اس دوران وہاں آپ کو بچپنے میں جو کچھ بتایا گیا' آپ اب تک ذہن سے نکال نہیں پائے۔ اقبال جیسا عبقری اور زندہ فکر انسان تو آپ کے اس دنیا میں آنے سے بھی پہلے کمال ازم کی حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہو گیا تھا۔ اقبال کی قبر پر چادر چڑھانے کے علاوہ اگر کبھی آپ نے دل و دماغ کی کھڑکیاں کھول کر اس کے کلام کو پڑھا ہوتا تو شاید آپ اتاترک کو اپنا آئیڈیل قرار نہ دیتے۔ اقبال نے فرمایا تھا:

مصطفیٰ نہ رضا شاہ میں نمود اس کی
روحِ مشرق بدن کی تلاش میں ہے ابھی

آپ نے ۱۱ رستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد امریکہ کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا اور ایک ٹیلی فون کال پر ہی آپ کے اعصاب جواب دے گئے۔ جتنے لوگوں کو آپ نے مشاورت کے نام پر بلایا اکثر نے یہی کہا کہ آپ فیصلہ کر چکے تھے۔ اور صرف آگاہ کرنے کے لیے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ اس وقت آپ نے یہ کہا کہ یہ سب کچھ پاکستان کی حفاظت کے لیے ضروری ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ طالبان چلے گئے عرب مجاہدین کچھ آپ کے ذریعے امریکہ پہنچ گئے کچھ گوانتا ناموبے کی زینت بنے۔ باقی نجانے کہاں کہاں عشق ومحبت کے تقاضے پورے کررہے ہیں۔ اف؟ افغانستان میں کرزئی کی حکومت آگئی بلوچستان اور سرحد کی اس کے ساتھ ملنے والی سرحدوں سے جو کچھ ''تحفے تحائف'' ہمیں مل رہے ہیں ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ طالبان اگر ہوتے تو بلوچستان نادیدہ قوتوں کے کھیل کا اس طرح نشانہ شاید نہ ہوتا۔ ایٹمی پروگرام سچی بات یہ ہے کہ آپ کے ہاتھوں رول بیک نہیں بلکہ کرش ہو چکا ہے۔ اس منصوبے میں کام کرنے والوں کی جو عزت افزائی اور حوصلہ سازی

جناب کے ہاتھوں سے ہوئی ہے۔اس سے وہ کام ہو گیا جو شاید دشمن پوری قوت صرف کر کے بھی حاصل نہ کر سکتا۔''مسئلہ کشمیر' ایک لاکھ افراد کے شہید کیے جانے کے بعد جتنی بلندی پر تھا' جناب نے اسے اس سے کہیں زیادہ پستی میں دھکیل دیا۔نوبل انعام کا جو خواب آپ کو متا رہا تھا بلکہ جو راگ آپ کو مست کیے ہوئے تھا اس کی تان بگلیہار ڈیم پر آ کے ٹوٹی جو سیاسی بساط آپ نے بچھائی اس کے تمام مہرے بری طرح پٹ گئے۔اکثر چور ڈاکو اور لٹیرے نکلے، کئی ایک کے خلاف نیب میں انکوائریاں چل رہی ہیں۔امریکی دوستی کا نشہ اب تک ٹوٹنے نہیں پا رہا؟ سب کچھ تو آپ گنوا چکے، قومی یکجہتی، امن و امان و کشمیر وہاں سے بہہ کر آنے والا پانی اور وطن کی سلامتی سب کچھ ریت کی طرح آپ کی مٹھی سے باہر نکل چکا۔

وانا میں جو کردار آپ نے ادا کیا ہے۔اس کی قلعی آپ ہی کے پیٹی بند بھائی نے معروف برطانوی اخبار سنڈے ٹائمز کو ایک انٹرویو دے کر کھول دی۔انہوں نے جو کچھ وہاں فرمایا ہم ریکارڈ درست رکھنے کے لیے اسے لکھ رہے ہیں یہ حضرت سابق کور کمانڈر پشاور لیفٹیننٹ جنرل (ر) علی محمد جان اورکزئی ہیں۔ان کا بیان پڑھیے''اسامہ بن لادن پاکستان میں نہیں 'وزیرستان میں ان کی تلاش بے مقصد ہے۔مجھے ڈھائی سال کے آپریشن کے دوران اسامہ سمیت ایک عرب جنگجو بھی وہاں نظر نہیں آیا۔میرے ماتحت چوہتر ہزار فوجی تھے۔ایسے میں ان لوگوں کا وہاں چھپے رہنا ناممکن تھا۔وانا میں آپریشن امریکہ کے کہنے پر کیا گیا۔اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھا۔اگر ہم نہ کرتے تو امریکی فوج خود یہ آپریشن کرتی جو ہمارے لیے باعث شرمندگی ہوتا۔وانا میں اب تک تین سو دو دہشت گردوں کو ہلاک اور پانچ سو چھیاسٹھ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ان کی اکثریت وسطی ایشیا کی ریاستوں سے تعلق رکھتی ہے۔'' جناب آپ کی طرف سے آج تک جو کچھ قوم کو بتایا جاتا رہا ہے مذکورہ جرنیل موصوف کا بیان اس کا دوسرا رخ دکھا رہا ہے۔اس کے جو نقصانات ہوئے ہیں وہ لمبے عرصے تک محسوس کیے جاتے رہیں گے۔سنٹرل ایشیا کے باشندے کب سے وہاں رہ رہے ہیں اور کیسے رہ رہے ہیں اور انہیں ''قربانی'' کا بکرا کیوں بنایا گیا۔یہ بات وزیرستان کے بچے بچے کو معلوم ہے۔آپ نے فرمایا کہ قومی خزانہ بارہ بلین ڈالرز کے ذخائر سے لبالب بھرا ہوا ہے۔پاکستان بھیک مانگنے والا ملک نہیں ہے۔جناب اگر یہ سچ ہے تو ہر پاکستانی کے استعمال میں آنے والی چینی کی قیمت صرف دو ہفتے میں چھ روپے فی کلو کیسے بڑھ گئی جب کہ شوگر ملوں کی چمنیاں مسلسل دھواں اگل رہی ہیں۔کریشنگ سیزن ہے مال کی بہتات اور قیمتیں آسمان پر' معیشت کا کون سا کلیہ آپ کے زیر استعمال ہے۔گزشتہ مردم شماری کے مطابق ۷۰ فیصد سے زائد پاکستانیوں کے پاس اپنی چھت نہیں ہے' جن کے پاس ہے ان میں سے ۵۶ فیصد کے پاس باورچی خانہ نہیں، ۶۰ فیصد سے زائد کے پاس باتھ روم نہیں۔ چھ چھ افراد کا خاندان ایک ایک کمرے میں مقیم ہے۔یہ کونسا پاکستان ہے اور آپ کس ملک کی معیشت کے بارے میں بانسری قوم کو سنا رہے ہیں۔جس اوکاڑہ میں آپ نے ارشادات سنائے' وہاں مقیم ملٹری فارم کے مزارعین برسوں سے اپنے حقوق کے لیے سڑکوں پر ہیں اور بوٹوں والے انہیں عام انسان کے حقوق دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔یہ وہی پاکستان ہے جو آپ کے بقول امت مسلمہ کی قیادت کے قابل ہو چکا ہے۔آپ اپنے ملک کے باسیوں کو جو حقوق نہیں دے سکے اور جیسی قیادت مہیا

کر سکے ہیں ایسی قیادت تو امت مسلمہ کے پاس برسوں سے ہے۔ آپ کیا نیا کام کرنے چلے ہیں۔ ملک امریکی بٹے پر چل رہا ہے جگہ جگہ FBI اور CIA کے درندے دندناتے پھر رہے ہیں۔ کبھی انہوں نے ڈاکٹروں کو اغواء کیا تو کبھی سائنسدانوں کا قافیہ تنگ کیا۔ اس تمام اطاعت اور فرمانبرداری کے صلے میں جو کچھ آپ کی ذات کو حاصل ہوا ہے، جس شرف اور مرتبے کا آپ کو اہل جانا گیا ہے۔ اس کے لیے ہم ایک امریکی تھنک ٹینک کی رپورٹ پیش کرتے ہیں جو کیٹو نامی تھنک ٹینک نے امریکی کانگریس اور انتظامیہ کو حال ہی میں بھیجی ہے۔ یاد رہے کہ امریکہ جیسے تھانیدار ٹائپ ملک میں پالیسیاں فرد واحد نہیں بلکہ تھنک ٹینک کی سفارشات پر بنائی جاتی ہیں۔ اور آپ کے بارے میں جو سفارش کی ہے' وہ یہ ہے ''مشرف امریکہ کے طویل مدتی اتحادی نہیں سٹریٹجک پارٹنر بھارت ہے۔ پاکستان کے اندر القاعدہ اور طالبان عناصر کا خاتمہ سرگرمی سے کیا جائے۔ ترجیحاً یہ کام پرویز مشرف حکومت کے ساتھ مل کر کیا جائے۔ پاکستان کے ایٹمی پھیلاؤ کو قابو رکھنے کے لیے امریکہ عالمی برادری کو متحرک کرے اور ایٹمی ٹیکنالوجی برآمد کرنے پر اس کا احتساب کرے اور خطہ میں اپنے فوجی اور اقتصادی ساتھی کے طور پر بھارت پر توجہ دے۔''

نائن الیون کمیشن کی سفارشات کا حوالہ دیتے ہوئے ''کیٹو'' نے بمشکل یہ تجویز کیا ہے اور اسے مشکل چوائس کا نام دیا ہے کہ امریکہ پاکستان کی محدود فوجی اور اقتصادی مدد اس شرط پر کرے کہ موجودہ حکومت اسلامی انتہاپسندی سے مقابلہ، ایٹمی پھیلاؤ کو روک کر مشرف یہ ثابت کریں کہ وہ اپنے روشن خیال جدیدیت کے وعدے پر قائم ہیں۔ اس قلیل مدتی اقدامات کی ضرورت اس لیے ہے کہ وہ اپنے روشن خیال جدیدیت کے وعدے پر قائم ہیں۔ اس قلیل مدتی اقدامات کی ضرورت اس لیے ہے کہ پاکستان ابتری کا شکار نہ ہو جائے۔ تھنک ٹینک کے مطابق نائن الیون کمیشن کی طرف سے یہ نتیجہ اخذ کرنا دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان امریکہ کا قابل اعتماد اتحادی ہے۔ غلط ہے' تھنک ٹینک نے مزید کہا کہ امریکی پالیسی سازوں کو اپنی توجہ اس بات پر مرکوز کرنی چاہیے۔ یہ پاکستانی سرزمین دہشت گردوں کو کیوں زیادہ راس آتی ہے۔ تھنک ٹینک کے مطابق پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی سیکورٹی ناکافی ہے اور پاکستان کے ایٹمی راز القاعدہ اور دوسرے اسلامی انتہاپسندوں کے ہاتھ لگ سکتے ہیں۔ بش انتظامیہ کا پاکستان کو غیر نیٹو اتحادی کا درجہ دینا بھی پریشان کن معاملہ ہے۔'' کیٹو انسٹی ٹیوٹ نامی تھنک ٹینک کی یہ حیرت انگیز رپورٹ ایک خبر کی صورت میں روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور میں یکم فروری ۲۰۰۵ء کو بھی شائع ہوئی ہے۔ جنابِ صدر! آپ کو حقیقت حال کا ادراک کر لینا چاہیے۔ اگر آج بھی آپ واپس آجائیں تو قوم آپ کو باعزت طریقے سے قبول کر سکتی ہے۔ خدارا! ان دانشوروں سے اپنا پیچھا چھڑا لیں جن کے دماغوں میں رات کے پچھلے پہر چمگادڑیں دوڑتی ہیں اور صبح دم وہ آپ کو اپنے گمراہ کن خیالات کے جال میں پھنسا لیتے ہیں۔ جو تصویر کشی آپ نے اوکاڑہ کے اجتماع میں کی ہے۔ پاکستان آج بھی اس مقام سے کوسوں دور ہے۔ مذہبی قوتوں اور عوام کو سامنے کھڑی کر دینے والی بات ملک کی تباہی کی طرف ایک اور قدم ہے۔ قوم واقعی پاکستان کو انتہائی خوشحال اور پرامن دیکھنا چاہتی ہے۔ کاش کہ یہ کام آپ کے ہاتھوں سے ہو سکے۔